مولانا شیخ محمد عادل ربانی

جاہل کو کبھی جواب مت دو

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته. أعوذ بالله من الشیطان الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم. الصلاة والسلام علی رسولنا محمد سید الأولین والآخرین. مدد یا رسول الله، مدد یا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد یا مشایخنا، دستور مولانا الشیخ عبد الله الفائز الداغستاني، شیخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طریقتنا الصحبة والخیر في الجمعیة.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ:

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

(القرآن ۲۵:۶۳) "اور جب جاہل ان سے (غلط) بات کرتے ہیں پھر وہ بس سلام (امن کا لفظ) کہتے ہیں۔" صدق الله العظیم۔

الله عزوجل ایمان والوں سے فرماتا ہے: "جب جاہل لوگ ان سے فتنہ انگیز بھری باتیں کرتے ہیں، پھر وہ ان لوگوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں اور ان کے ساتھ نہیں اُلجھتے۔" الله عزوجل فرماتا ہے: "وہ ان لوگوں کو بالکل بھی اہمیت نہیں دیتے ہیں۔" یہی اصول ہمارے رسول الله صلی الله علیہ و سلم کا اصول ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے جو الله عزوجل پسند فرماتا ہے۔ اگر کوئی جاہل شخص تم سے کچھ کہے، اور تم اسے جواب دینے لگو، پھر اسے جواب دیکر تم اسے اہمیت دیتے ہو۔ پھر وہ یہ سمجھتا ہے کہ "میں کچھ ہوں،" اور وہ تم پر مزید حملہ کرتا ہے۔ تم جتنا اسے جواب دو گے، وہ اتنا ہی زیادہ تمہیں جواب دیگا۔ اِس سے تمہیں پریشانی ہوگی، اور اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

اب وہ اِسے "پولیَمکس" نام دیتے ہیں، یعنی بحث و مناظرہ۔ وہ کہتے ہیں، "بحث میں نہیں پڑنا چاہیے۔" یہی سب سے اہمیت والی بات ہے۔ کیونکہ ہر جگہ یہ جاہل لوگ اِس طریقے کو سیکھ چکے ہیں۔ وہ ہر کسی پر حملہ کرتے ہیں تاکہ اپنے لیے کچھ حصہ حاصل کر سکیں۔ ہر کوئی، چاہے بڑا ہو یا چھوٹا، عالم ہو یا ظالم، اپنی شہرت چاہتا ہے، تاکہ لوگ انہیں اہمیت دینے لگ جائیں۔ اور ان بحث و تنازعات کے نتیجے میں، لوگ ایک بالکل انجان جاہل شخص کو ایسا سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ "کچھ (خاص) ہے،" اور پھر اُس پر یقین کرنے لگتے ہیں، اُسکی پیروی کرتے ہیں۔

اسی لیے، سب سے اہمیت والی، اور سب سے خوبصورت بات، وہ ہے جو الله عزوجل فرماتا ہے، کہ جاہلوں کے ساتھ مت اُلجھو۔ سچ (حق) بات کہو؛ جو اسے قبول کریں وہ قبول کریں؛ جو نہ مانے، وہ پھر خود اپنے لیے ذمے دار ہے۔ الله ﷻ نے انہیں یہ نصیب نہیں کیا ہے۔ لہٰذا، یہ ایک بہت اہمیت والی بات ہے۔ لیکن آجکل کے لوگ، اگر کوئی کچھ کہہ دے پھر فوراً کہتے ہیں، "میں اسے اسکا جواب دوں گا، میں کچھ کہوں گا۔" یہ غلط ہے۔ یہ ہمارے رسول الله صلی الله علیہ و سلم کا طریقہ نہیں ہے۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا ایک مشہور واقعہ دوبارہ یاد کرنا چاہیے۔ ایک شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے غلط باتیں کہہ رہا تھا۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ان کے ساتھ موجود تھے اور مسکرا رہے تھے۔ ایک دفعہ، دوسری دفعہ، تیسری دفعہ، پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُس جاہل شخص کو جواب دیا۔ بس فوراً ہی رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، مسکراہٹ چلی گئی، اور آپ ﷺ وہاں سے آگے چلے گئے۔ بے شک، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی حالت سے واقف تھے۔ اور تمام صحابہ کرام بھی واقف ہوتے تھے جب آپ ﷺ پریشان ہوتے اور جب آپ ﷺ خوش ہوتے۔ وہ فوراً آپ ﷺ کے پیچھے چلے گئے اور عرض کیا، "یا رسول اللہ ﷺ، اُس نے مجھے اتنی ساری غلط باتیں کہیں۔ آپ ﷺ مسکرا رہے تھے جب وہ مجھے بری باتیں کہہ رہا تھا۔ لیکن، جب میں نے اسے جواب دیا، پھر آپ ﷺ نے اسے پسند نہیں فرمایا اور آپ ﷺ وہاں سے چلے گئے۔" ہمارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک وہ تمہیں بری باتیں کہہ رہا تھا، اللہ ﷻ نے ایک فرشتہ بھیجا تھا جو تمہاری حمایت میں اسے جواب دے رہا تھا۔ لیکن جب تم نے خود اپنی حمایت میں بولنا شروع کیا، پھر وہ فرشتہ چلا گیا، اور شیطان تمہارے پاس آگیا۔ میں اُس جگہ نہیں رہتا جہاں شیطان ہوتا ہے۔"

لہذا یہ ایسا ہوتا ہے۔ یہ معاملہ ایسا ہی ہے۔ اِس بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ جب تک تم کسی جاہل شخص کو جواب دیتے ہو، شیطان وہاں موجود ہوتا ہے۔ اور جب تم جواب نہیں دیتے، پھر فرشتے تمہاری حمایت کرتے ہیں۔ اسی لیے، اپنے نفس پر قابو رکھو۔ اِس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ جتنا زیادہ تم جاہلوں کو جواب دو گے، اتنا ہی زیادہ وہ مسئلے کو بڑھاتے جائیں گے، اُتنے ہی زیادہ شیطان بڑھیں گے۔ اللہ ﷻ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

و من اللہِ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل ربانی
۰۷ اکتوبر ۲۰۲۵ / ۱۵ ربیع الآخر ۱۴۴۷
نماز فجر – زاویۃ أکبابا، اسطنبول